تاریخ پاک و ہند

مغلیہ سلطنت کا زوال اور ایسٹ انڈیا کمپنی کی بنیاد

(حصہ سوم)

۱۱ صفر ۱۰۰۶ھ
۲۴ ستمبر ۱۵۹۹ء

مرتبہ
حافظ عبدالوحید الحنفی

شائع کردہ:
مرحبا اکیڈمی

سلسلۂ اشاعت نمبر 77

یا اللہ جل جلالہ — اصل کلمہ اسلام لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ — یا رسول اللہ ﷺ

تاریخ پاک و ہند

مغلیہ سلطنت کا زوال اور ایسٹ انڈیا کمپنی کی بنیاد

(حصہ سوم)

۱۱ صفر ۱۰۰۶ھ
۲۴ ستمبر ۱۵۹۹ء

مرتبہ
حافظ عبد الوحید الحنفی
چکوال

سلسلہ اشاعت نمبر 77

شائع کردہ: مرحبا اکیڈمی

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

☆☆☆☆

نام کتاب: مغلیہ سلطنت کا زوال اور ایسٹ انڈیا کمپنی کی بنیاد

سلسلہ اشاعت: 77 بار اوّل

مؤلف: حافظ عبد الوحید الحنفی آوڈھروال (چکوال) 0302-5104304

صفحات: 32

قیمت: 50 روپے

ٹائٹل: ظفر محمود ملک 0334-8706701

کمپوزنگ: النور مینجمنٹ چکوال

طباعت: 23 رجب المرجب 1441ھ 19 مارچ 2020ء بروز جمعرات

ناشر: مکتبہ حنفیہ اردو بازار لاہور 0343-4955890

ویب سائیٹ: www.alhanfi.com

حافظ عبد الوحید الحنفی

ملنے کے پتے:

کشمیر بک ڈپو تلہ گنگ روڈ چکوال 0543-551148

مکتبہ رشیدیہ بلدیہ مارکیٹ چھپڑ بازار چکوال 0543-553200

اعوان بک ڈپو بھون روڈ چکوال 0543-553546

☆☆☆☆

فہرست عنوانات

مغلیہ سلطنت کا زوال 5
ایسٹ انڈیا کمپنی کی بنیاد 5
مغلیہ سلطنت 6
(۳) اکبر بادشاہ 7
(۴) جہانگیر بادشاہ 7
(۵) شاہ جہان بادشاہ 7
(۵) اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ 8
تاریخ عروج وزوال اُمّت 8
شجرہ خاندان شاہ ولی اللہ محدث دہلوی 8
شاہ عبدالرحیم دہلوی (وفات ۱۱۳۱ھ) مطابق ۱۷۱۹ء 9
سلطان اورنگ زیب عالم گیر بادشاہ (المتوفیٰ ۱۱۱۸ھ، ۱۷۰۷ء) 10
حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کا عہد حیات 11
شاہ عالم بہادر شاہ اوّل 12
نادر شاہ افشار ایرانی 14
شاہ عالم ثانی 16
۴ نو خیز جنگجو طاقتیں 18
مرہٹے 18
سلطان ٹیپو شہید کے شہزادے 21
حضرت سید احمد شہید کی تحریک جہاد 21
انگریز حاکم سے شیعہ کی شکایت 22
مسلم حکومت کے زوال کے اسباب 22
سکھ گروہ کی ابتداء 23
جاٹ تحریک 26
جاٹوں کی حکومت 28
مغلیہ سلطنت کا زوال 28
زوالِ سلطنتِ مغلیہ کی صورت حال 29
تحریکِ سیّد احمد شہید 30
سِکھوں کا دیوبند پر حملہ 30
تحریکِ آزادی ہند 31

☆☆☆☆

خدامِ اہلِ سنت کی دعا

از قلم حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ بانی تحریک خدام اہل سنت والجماعت (پاکستان)

(۲ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ...... 6 فروری 1973ء)

خدایا اہل سنت کو جہاں میں کامرانی دے
خلوص و صبر و ہمت اور دیں کی حکمرانی دے

تیرے قرآن کی عظمت سے پھر سینوں کو گرمائیں
رسولؐ اللہ کی سنت کا ہر سو نور پھیلائیں

وہ منوائیں نبیؐ کے چار یاروںؓ کی صداقت کو
ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ کی خلافت کو

صحابہؓ اور اہل بیتؓ سب کی شان سمجھائیں
وہ ازواجؓ نبی پاکؐ کی ہر شان منوائیں

حسنؓ کی اور حسینؓ کی پیروی بھی کر عطا ہم کو
تو اپنے اولیاء کی بھی محبت دے خدا ہم کو

صحابہؓ نے کیا تھا پرچم اسلام کو بالا
انہوں نے کر دیا تھا روم و ایراں کو تہ و بالا

تیری نصرت سے پھر ہم پرچم اسلام لہرائیں
کسی میدان میں بھی دشمنوں سے ہم نہ گھبرائیں

تیرے "کُن" کے اشارے سے ہو پاکستان کو حاصل
عروج و فتح و شوکت اور دیں کا غلبہ کامل

ہو آئینی تحفظ ملک میں ختم نبوت کو
مٹا دیں ہم تیری نصرت سے انگریزی نبوت کو

تو سب خدام کو توفیق دے اپنی عبادت کی
رسول پاکؐ کی عظمت، محبت اور اطاعت کی

ہماری زندگی تیری رضا میں صرف ہو جائے
تیری راہ میں ہر ایک سنی مسلمان وقف ہو جائے

تیری توفیق سے ہم اہل سنت کے رہیں خادم
ہمیشہ دین حق پر تیری رحمت سے رہیں قائم

نہیں مایوس تیری رحمت سے مظہر ناداں
تیری نصرت ہو دنیا میں قیامت میں تیری رضواں

ـ الحمد للہ! تمام مسلمانوں کا یہ متفقہ مطالبہ منظور ہو چکا ہے اور آئین پاکستان میں قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کے دونوں گروہوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔

مغلیہ سلطنت کا زوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم
وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِی کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم
وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ خُلَفَاءِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

ایسٹ انڈیا کمپنی کی بنیاد

۲۴ ستمبر ۱۵۹۹ء مطابق ۱۱ صفر ۱۰۰۸ھ برطانیہ کے تاجروں نے مل کر ایک تجارتی کمپنی کی بنیاد رکھی، جس کو ایسٹ انڈیا کمپنی کا نام دیا گیا۔ ملکہ برطانیہ (ملکہ الزبتھ) کی طرف سے ایسٹ انڈیا کمپنی کو ہندوستان اور دیگر ایشیائی ممالک میں تجارت کرنے کی اجازت دی گئی۔

(۲) ۱۶۱۲ء مطابق ۱۰۲۱ھ میں کمپنی کے سربراہوں نے فیصلہ کیا کہ تجارت کا دائرہ کار ہندوستان تک وسیع کیا جائے۔

اس سلسلہ میں انہوں نے ملکہ برطانیہ سے گذارش کی کہ برطانوی سفیر کے ذریعہ سے ہندوستان کے مغل بادشاہ جہانگیر سے تجارت کے لیے اجازت دلوائی جائے۔

چناں چہ حکومت برطانیہ نے "سر تھامس رو" کو مغل بادشاہ جہانگیر

خادم اہلسنت عبدالحفیظ الحنفی

کے پاس روانہ کیا۔ اس خط میں ہندوستان کے بادشاہ سلیم الدین محمد جہانگیر سے گذارش کی گئی کہ وہ برطانوی تاجروں کو سورت اور دیگر شہروں میں تجارت کی اجازت دی جائے۔ انہیں رہائش گاہوں کے لیے اور گودام تعمیر کرنے کے لیے اجازت دی جائے۔

اور اپنے سامان تجارت کی حفاظت کے لیے پہرے دار اور اسلحہ رکھنے کی اجازت دی جائے۔

جہانگیر بادشاہ نے خط کے جواب میں یہ لکھوایا کہ میں نے اپنے تمام صوبائی حکمرانوں کو حکم نامہ جاری کر دیا ہے کہ برطانوی تاجروں کو ہندوستان میں اشیاء کی خرید و فروخت، نقل و حرکت اور رہائش گاہوں کی تعمیر اور رہائش کی مکمل آزادی حاصل ہے۔

اس طرح ایسٹ انڈیا کمپنی نے ہندوستان میں اپنے قدم جما لیے۔

(۲) بعد ازاں انگریزوں نے مغلوں، مرہٹوں، سکھوں اور جاٹوں کی آپس میں لڑائیوں سے فائدہ اٹھا کر ایک منظّم فوج بنا کر مغلوں سے بعض علاقوں پر پہلے معاہدوں کے ذریعے قبضہ حاصل کر لیا اور پھر قبضہ کرتے کرتے آخر پورے ہندوستان پر تسلط حاصل کر لیا۔

مغلیہ سلطنت

۱۵۲۶ء سے ۱۸۵۷ء تک ہندوستان میں مغلیہ سلطنت ۳۳۱ سال

تک رہی۔ اس میں پہلا حکمران ظہیر الدین بابر تھا جو کہ کابل کا بادشاہ تھا۔ جس نے پانی پت میں ۱۵۲۶ء میں سلطان ابراہیم لودھی کو شکست دے کر دہلی پر قبضہ کیا۔ بابر کی وفات کے بعد اس کے بیٹے ہمایوں نے اقتدار حاصل کیا، لیکن اس کو افغان سردار شیر شاہ سوری نے شکست دے کر دہلی چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ ہمایوں شکست کھاتے کھاتے سندھ کے راستہ ایران جا کر پناہ گزیں ہو گیا۔ پندرہ سال بعد ۱۵۵۵ء میں پھر ہند پر حملہ کر کے مغل سلطنت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا، مگر ایک سال سے کم عرصہ میں انتقال کر گیا۔

(۳) اکبر بادشاہ

ہمایوں کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا اکبر بادشاہ سلطنت کا سربراہ بنا۔

(۴) جہانگیر بادشاہ

اکبر کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا جہانگیر بادشاہ بنا۔ اور لاہور میں اس کا انتقال ہوا۔ شاہدرہ لاہور میں اس کا مزار ہے۔

(۵) شاہ جہان بادشاہ

جہانگیر کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا خرم شہجہان کے لقب سے تخت نشین ہوا۔ اس کے بھائیوں شہزادہ شہریار اور داروبخش نے اس کی مخالفت کی۔ جنگ میں شہریار گرفتار ہو گیا اور داور بخش مارا گیا۔

عبدالوحید الحنفی

۱۶۵۸ء میں اس کی زندگی میں ہی جانشینی کے اختلاف میں اس کے بیٹوں میں جنگ ہوئی۔(۱) دارا شکوہ (۲) اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ (۳) شجاع (۴) مراد

اس میں اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کامیاب ہو گیا اور شاہ جہان کو نظر بند کر دیا گیا۔

(۵) اونگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ

مغل بادشاہ شاہ جہان کے جون ۱۶۵۸ء میں معزول ہونے پر اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان کے بادشاہ بن گئے۔ اس طرح ۴۹ سال اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان پر ایک عظیم مسلم بادشاہ کی حیثیت سے حکومت کی اور پورے ہندوستان میں عدل و انصاف کا نظام قائم کیا۔

تاریخ عروج وزوال اُمّت

عبرت ناک داستان

۱۷۰۷ء تا ۱۸۵۷ء، ۱۱۱۸ھ تا ۱۲۷۳ھ

شجرہ خاندان شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

شاہ وجیہ الدین فاروقی رحمۃ اللہ علیہ معاصرِ سلطان اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ

شاہ عبدالرحیم دہلوی (وفات ۱۱۳۱ھ) مطابق ۱۷۱۹ء

(۱)شاہ اہل اللہ (وفات ۱۱۸۷ھ مطابق ۱۷۷۳ء)

(۲)شاہ ولی اللہ کے چار بیٹے تھے۔(وفات ۱۱۷۶ھ مطابق ۱۷۶۳ء)

(۱)شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۳۰ھ مطابق ۱۸۱۵ء)

(۲)شاہ عبدالعزیز (المولود رمضان ۱۱۵۹ھ ستمبر ۱۷۴۶ء، وفات ۷ شوال ۱۲۳۹ھ مطابق ۱۸۲۴ء، عمر ۸۰ سال)

(۳)شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۳۳ھ مطابق ۱۸۱۸ء)

(۴)شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۲۷ھ مطابق ۱۸۱۲ء)

شاہ عبدالعزیز کی دو بیٹیاں تھیں۔

(۱)دختر زوجہ شاہ محمد افضل رحمۃ اللہ علیہ

(۲)دختر زوجہ شاہ عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۴۳ھ مطابق ۱۸۲۷ء)

(۳) شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ایک بیٹے تھے۔ شاہ مخصوص اللہ (وفات ۱۲۷۳ھ)

(۴)شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک بیٹے تھے۔ شاہ اسمٰعیل شہید (وفات ۱۲۴۶ھ مطابق ۱۸۳۱ء)

شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے تھے: (۱) شاہ یعقوب (وفات ۱۲۸۲ھ مطابق ۱۸۶۵ء) (۲) شاہ اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۶۲ھ مطابق ۱۸۴۶ء)

اور شاہ اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے تھے۔ شاہ محمد عمر (وفات ۱۲۶۸ھ)

سلطان اورنگ زیب عالم گیر بادشاہ (المتوفیٰ ۱۱۱۸ھ، ۱۷۰۷ء)

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (ولادت ۱۱۱۴ھ، وفات ۱۱۷۶ھ) کے جدِّ امجد شاہ وجیہ الدین فاروقی، سلطان اورنگ زیب عالمگیر کی فوج میں شامل تھے۔ جنگِ برادران میں، اورنگ زیب عالمگیر کی طرف سے بڑی بہادری سے لڑے۔

جب تک بادشاہ دکن میں ہنگامہ آرا تھے تو شاہ وجیہ الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ممدوح بھی جہاد میں شریک ہونے کے لیے دکن جا رہے تھے کہ راستے میں ڈاکوؤں سے لڑائی ہوئی اور شہادت پائی۔

اُن کے فرزند شاہ عبدالرّحیم رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۳۱ھ) تھے جو کہ فتویٰ عالمگیری کی تصنیف و ترتیب کے دوران نگران تھے۔ اور اُن کی سرپرستی اور نگرانی میں وہ ترتیب دیا گیا۔

جب مرہٹوں نے ہندوستان میں ہنگامہ آرائی کی تو انہوں نے نظام الملک آصف جاہ کو خط لکھا کہ مرہٹوں کے خلاف جہاد کیا جائے۔

شاہ عبدالرحیم صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کام کو آگے بڑھایا۔ تحفّظِ دین کے لیے علمِ قرآن و

حدیث کو آگے پھیلایا۔ اور جہاد کا سلسلہ کسی نہ کسی شکل میں اُن کے شاگردوں نے جاری رکھا۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کا عہد حیات

۱۱۱۴ھ تا۱۱۷۶ھ مطابق ۱۷۰۲ء تا ۱۷۶۲ء میں اورنگ زیب عالمگیر کی وفات کے بعد گیارہ مغل بادشاہ تخت نشین ہوئے جن کے نام حسب ذیل ہیں:

(۱) محمد معظّم شاہ عالم بہادر شاہ اوّل۔ عہد ۱۱۱۸ھ تا ۱۱۲۴ھ

(۲) مُعزّالدین جہاندار شاہ۔ ۱۱۲۴ھ

(۳) فرخ سیر ابنِ عظیم الشان۔ ۱۱۲۵ھ تا ۱۱۳۱ھ

(۴) نیکو سیر۔ ۱۱۳۱ھ

(۵) رفیع الدّرجات ابنِ رفیع القدر۔ ۱۱۳۱ھ

(۶) رفیع الدولہ بن رفیع القدر۔ ۱۱۳۱ھ

(۷) محمد شاہ ابنِ جہان شاہ۔ ۱۱۶۱ھ

(۸) احمد شاہ ابنِ محمد شاہ۔ ۱۱۶۱ھ

(۹) عزّالدین عالمگیر ابنِ جہاندار شاہ۔ ۱۱۶۷ھ مطابق ۱۷۵۳ء

(۱۰) محی السنّہ بن کام بخش بن عالمگیر

(۱۱) شاہ عالم بن عزیز الدین۔ ۱۱۷۳ھ مطابق ۱۷۵۹ء

گویا نصف صدی کی مدت میں گیارہ بادشاہ تخت نشین ہوئے۔ ان میں سے کسی کی مدت چار ماہ سے کم، کسی کی سلطنت برائے نام، کسی کی چند دن حکومت رہی۔

شاہ عالم بہادر شاہ اوّل

(۱۱۱۸ھ تا ۱۱۲۴ھ)

اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے ذی قعدہ ۱۱۱۸ھ مطابق فروری ۱۷۰۷ء میں وفات پائی تو اس کا بڑا بیٹا شاہ عالم بہادر شاہ اوّل عالم گیر کے دوسرے بیٹے محمد اعظم شاہ کو شکست دے کر تخت نشین ہوا۔ اور اس نے شیعی مسلک اختیار کر لیا۔ اس مسئلہ پر علمائے اہل سنت سے مباحثہ اور مناظرہ کرنے اور خطبہ میں کلمہ علیؓ ولیّ اللہ وصی رسول اللہ کے داخل کرنے کا حکم دینے پر شورش بپا ہوئی۔

اسی طرح اورنگ زیب عالم گیر کے پہلے جانشین کے زمانہ اور صرف ۶ برس کی مدّتِ سلطنت میں عظیم سلطنت مغلیہ کی چولیں ہل گئیں۔

سلطنت مغلیہ کمزور ہو کر قریب المرگ ہو گئی۔

(۲) فَرُّخ سیر ۱۱۲۵ھ سے ۱۱۳۱ھ تک ۶ سال ۴ ماہ حکمران رہا۔ اس دوران حسین علی خان، عبد اللہ خان کا اقتدار بادشاہ اور پوری سلطنت پر قائم ہو گیا۔ آخر انہوں نے فرخ سیر کو قید کر دیا اور فرخ سیر کی آنکھوں

میں سلائی پھیری۔ اور قلعہ کے اندر حبس خانہ میں جو قبر کی صورت تھا، قید رہا۔

(۳) محمد شاہ بادشاہ عالمگیر کے بعد ساتویں نمبر پر بادشاہ بنا۔ ۱۱۶۱ھ میں اُس کی وفات ہوئی۔

محمد شاہ نے ۲۹ سال اور ۶ مہینے حکومت کی۔ جس کو محمد شاہ رنگیلا کہا گیا ہے اسے اپنے عیش و عشرت کے مشغلوں میں معاملات ملک پر توجہ کرنے کی فرصت نہ تھی۔ نادر شاہ درانی نے ۱۱۵۱ھ میں دہلی کا رُخ کیا۔ آخر اسی کا نتیجہ محمد شاہ نے خود مصرعہ میں ادا کیا ہے ؎

شامتِ اعمال ما
صورت نادر گرفت

۱۰ محرم ۱۱۲۴ھ مطابق فروری ۱۷۱۲ء میں لاہور میں انتقال کر گیا۔

دہلی شہر مُردوں سے پُر تھا اور زندوں سے خالی تھا۔ مکانوں پر ویرانی پرستی تھی، محلے جلے پڑے تھے۔ مُردوں کی سڑاند سے بھیجا نکلا جاتا تھا۔ نہ کوئی کفن دینے والا تھا نہ گور میں دفن کرنے والا تھا۔ بادشاہ دہلی کے فوجی سپاہی سب کے سب نہر کے کنارے برات کی طرح پڑے ہوئے تھے۔ خیموں میں نعرہ ہائے جنگ کے بجائے ستار و جنگ کے نغمے بلند ہو رہے تھے۔ سامانِ جنگ سب موجود تھا، یوں بندوقیں بھی تھیں، توپیں اور تلواریں بھی، لیکن عیش و عشرت میں رہنے اور راگ باجوں اور ناچ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

گانوں سے میں مشغولیت نے نادر شاہ سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہ رہنے دی۔ ملک برباد ہو رہا تھا اور باشندگانِ دہلی و فوج گاجر مولی کی طرح قتل کر دی گئی۔

یہ تو شہر کی کیفیت تھی دربار کا یہ حال تھا کہ بادشاہ گہری نیند سوتا رہا

؎ آ تجھ کو بتاؤں میں تقدیر اُمم کیا ہے
شمشیر و سناں اوّل طاؤس و رباب آخر

نادر شاہ افشار ایرانی

ایران میں صفوی خاندان کی سلطنت کی دو صدیاں گزر چکی تھیں۔ افغانستان کے حوصلہ مند حکمران محمود خان غزنی کی قیادت میں ۱۱۳۴ھ میں ایران پر حملہ کیا اور اصفہان فتح کر لیا اور وہاں بادشاہ حسین شاہ گرفتار ہوا۔

- محمود خان تین سال حکومت کرنے کے بعد ۱۱۳۷ھ مطابق ۱۷۲۵ء میں انتقال کر گیا۔
- نادر شاہ نے ایک نئی عسکری طاقت کی تنظیم کی۔ وہ آندھی پانی کی طرح سارے ملک پر چھا گیا۔ اُس نے ۱۱۴۳ھ مطابق ۱۷۳۰ء میں افغانوں کو ایران سے بالکل بے دخل کر دیا۔
- ۱۱۵۰ھ مطابق ۱۷۳۷ء میں خاندان صفویہ کا خاتمہ ہو گیا، نادر

شاہ افشار اس وقت ایران کا واحد تاجدار تھا۔ اس کے جرنیلوں نے ۱۷۳۷ء میں بلوچستان اور بلخ پر قبضہ کر لیا۔ اور ۱۷۳۸ء میں قندھار پر بھی اس کا قبضہ ہو گیا۔

- اُس نے تسخیر ہند کے لیے روانہ ہو کر کابل، پشاور، لاہور کو تسخیر کر لیا۔ ۱۷۳۹ء میں دہلی کے قریب کرنال میں مغل شہنشاہ محمدؒ شاہ کی بہت بڑی فوج کو شکست دی اور دہلی پر قبضہ کیا اور وہاں خوفناک قتل عام کرایا۔
- نادر شاہ نے مغل بادشاہ سے تخت نہیں لیا، مگر پچاس کروڑ کا تاوان وصول کیا۔ نیز دریائے سندھ کے شمال و مغرب میں جتنے علاقے تھے، اپنی سلطنت میں شامل کر لیے۔

جب نادر شاہ دہلی کو تاراج کر کے واپس چلا گیا تو اوّل اس کا اثر یہ ہوا کہ سلطنت دہلی سے تین زرخیز صوبے بنگال، بہار، اڑیسہ علیحدہ ہو گئے۔ ان میں جدا علی مرادی خان کی ایک ریاست قائم ہو گئی۔

بادشاہ کچھ دنوں بھاری نیند سوتا رہا۔ خزانہ میں چھوٹا بادام بھی نہ تھا۔ محاصل اور خراج کا کہیں پتہ نہ تھا۔ سپاہ تباہ اور خستہ حال اس پر مرہٹوں کا بھی خوف بالکل نہیں گیا تھا۔ جو صوبے ان کے قبضے میں چلے گئے تھے وہ ان کے ہاتھ سے تباہ ہوئے۔ اس طرح ۲۶ ربیع الثانی ۱۱۶۱ھ مطابق اپریل ۱۷۴۸ء کو محمد شاہ مرض اسہال میں مبتلا ہو کر دنیا سے رخصت ہوا

اور بقول تاریخ تین سال سلطنت کر کے خاندانِ تیموریہ کو ہی تباہی کے کنارے پر پہنچا گیا۔[1]

شاہ عالم ثانی

جو اورنگ زیب عالمگیر کے بعد گیارہواں حکمران بنا۔ جو ۱۱۷۳ھ سے ۱۲۲۰ھ مطابق ۱۷۵۹ء سے ۱۸۰۶ء تک تخت نشین رہا۔

وہ اپنے ۴۷ سالہ عہد حکومت میں دوسروں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنا رہا۔

بکسر کی لڑائی میں اودھ کے نواب وزیر شجاع الدولہ اور میر قاسم کی انگریزوں کے ہاتھوں شکست کھانے کے بعد ۱۷۶۴ء میں شاہ عالم ثانی نے انگریزوں کی اطاعت قبول کرلی۔

اور ایک معاہدہ پر دستخط کر دیے جس کی رو سے وہ انگریزوں کا وظیفہ خوار ہو گیا۔

۱۷۶۵ء میں اُس نے انگریزوں سے ایک معاہدہ کیا، جس کی رو سے بنگال، بہار، اڑیسہ کی دیوانی کے اختیارات، محاصل تحصیل وصولی کا انتظام ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہاتھ آگیا۔

شاہ عالم ثانی کے عہد سے بہت پیشتر سے پورا ملک مرہٹوں، سکھوں

---

[1] تاریخ ہندوستان ص ۲۸۴۔

اور دہلی و آگرہ اور راجپوتانہ، جاٹوں کے رحم و کرم پر تھے۔ جو آندھی پانی کی طرح آتے اور پورے علاقہ کو تاراج کر جاتے۔

شاہ عالم ثانی نے خود کو مرہٹوں کی پناہ میں دے دیا۔ اور الٰہ آباد اور کڑہ کے اضلاع اُن کی طرف منتقل کر دیے۔

- احمد شاہ ابدالی نے ۱۴ جنوری ۱۷۶۱ء کو پانی پت کے میدان میں مرہٹوں کو شکست فاش دے کر ملک کو ان کے خطرہ سے محفوظ کر دیا۔ شاہ عالم ثانی الٰہ آباد میں مقیم رہا۔
- دس سال کے بعد ۱۷۷۱ء میں الٰہ آباد سے دہلی آیا۔ یہاں آ کر نئے فتنوں اور اُمراء کے جوڑ توڑ، روہیلوں کی نئی طاقت اور سکھوں کے حملوں سے دو چار ہوا۔ بالآخر نجیب الدولہ کے پوتے غلام قادر روہیلہ نے ۱۷۸۸ء میں دہلی پر قبضہ کر لیا۔ شاہی محل لوٹا، شہزادیوں کو کوڑے لگوائے اور سلطنت تیموری کے وارث مغل شہنشاہ شاہ عالم ثانی کی آنکھیں نوک خنجر سے نکال لیں۔
- ۱۷۸۹ء میں سندھیہ نے غلام قادر کو بڑے دردناک طریقہ پر قتل کیا۔ اور شاہ عالم ثانی کو دوبارہ تخت دہلی پر بٹھایا اور نوّے لاکھ روپیہ سالانہ اس کے اخراجات کے لیے مقرر کیا۔
- ۱۸۰۳ء میں لارڈ لیک انگریزی فوج کے ساتھ دہلی میں داخل ہوا اور مرہٹوں کو نکال دیا۔ اور بادشاہ کی پنشن ایک لاکھ روپیہ

اور بعض تاریخوں میں نوّے ہزار مقرر کر دی۔

شاہ عالم ثانی ۴۵ برس تخت نشین رہا اور ۱۸ سال نابینا رہ کر ۱۸۰۶ء میں راہی ملک بقا ہوا۔

٭نوخیز جنگجو طاقتیں

بظاہر اس وقت سلطنت مغلیہ ہی نہیں پورے ملک کی قسمت کا فیصلہ کرنے والی چار نوخیز جنگجو طاقتیں علی الترتیب مرہٹہ، سکھ، جاٹ، انگریز تھیں۔

مرہٹے

مرہٹے جن کی سرگرمیاں پہلے حیدرآباد دکن تک محدود تھیں۔ پھر یہ ایسی ہند گیر طاقت بن گئے جو دہلی کے تخت پر قبضہ کرنے کا خواب دیکھنے لگے، جو مغلوں کی فوجی طاقت کی کمزوری اور انتظامی نااہلی نے پیدا کر دیا۔ ۱۱۷۰ھ مطابق ۱۷۵۶ء میں ملہار راؤ ہو کر شمالی ہند پر اپنا تسلط قائم کرنے کا فیصلہ کیا اور جاٹوں کی مدد سے ۱۱۷۱ھ مطابق ۱۷۵۷ء کو دہلی پر حملہ کر دیا۔ نجیب اللہ کو مجبور ہو کر صلح کرنی پڑی۔

- اس کے بعد انہوں نے پنجاب کا رخ کیا۔ اپریل ۱۷۵۸ء میں لاہور پر قبضہ کر لیا اور آدینہ بیگ کو اپنی طرف سے پنجاب کا حاکم مقرر کیا۔ آدینہ بیگ کے مرنے پر انہوں نے سندھیا کو

پنجاب کا گورنر مقرر کر دیا۔

- ۲۴ جون ۱۷۶۰ء مطابق ۹ ذی الحجہ ۱۱۷۳ھ کو مرہٹے پایہ تخت دہلی میں داخل ہوئے۔ یعقوب علی خان قلعہ دار نے قلعہ حوالے کر دیا۔ ۱۰ نومبر ۱۷۶۰ء مطابق ۲۹ صفر ۱۱۷۴ھ کو شاہ جہان ثانی کو معزول کر کے مرزا جوان بخت خلف شاہ عالم عالی گوہر کو تخت پر بٹھایا۔
- بالآخر ۱۴ جنوری ۱۷۶۱ء مطابق ۶ جمادی الآخر ۱۱۷۴ھ کو پانی پت کے میدان میں احمد شاہ ابدالی کی افغانی فوجوں نواب نجیب الدولہ کے روہیلہ سپاہیوں اور نواب شجاع الدولہ کے لشکر سے مرہٹوں کو شکست فاش ہوئی۔

احمد شاہ دُرّانی ۱۱۳۶ھ مطابق ۱۷۲۳ء تا ۱۱۸۶ھ مطابق ۱۷۷۲ء والیٔ قندھار کو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے خط کے ذریعہ اس کو ہندوستان کی طرف حملہ کی دعوت دی۔ اس نے مختلف مقاصد و حالات کے تحت ۱۷۴۷ء سے ۱۷۶۹ء تک ہندوستان پر ۹ حملے کیے۔

پانی پت کے معرکہ سے پہلے وہ چھ مرتبہ ہندوستان آچکا تھا۔

شاہ صاحب اس کے ذریعہ شاہی خاندان کے کسی نسبتاً لائق آدمی کے حوالے اقتدار کر دینے کا چاہتے تھے۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے اس آمد سے پہلے پیش گوئی کی تھی کہ ابدالی یہاں ٹھہرے گا نہیں بلکہ اولاد

ملوک میں سے کسی کے حوالہ اقتدار کر کے چلا جائے گا۔

شاہ ولی اللہ کے نقشہ کے مطابق احمد شاہ ابدالی وقت کا یہ ضروری کام انجام دے کر قندھار کی طرف چلا گیا۔

بعد فتح، پانی پت کے، احمد شاہ نواح دہلی میں آیا اور چند روز متوقت رہا۔ ہندوستان کا بادشاہ شاہزادہ عالی گوہر یعنی شاہ عالم کو مقرر کیا۔ اور بادشاہ سے شجاع الدولہ کے وزیر نجیب الدولہ کے امیر الامراء ہونے کی سفارش کی۔ شاہ عالم اُس وقت دہلی میں نہ تھا اس لیے اس کے بیٹے جوان بخت کو بادشاہ کا نائب دہلی مقرر کیا اور نجیب الدولہ کو دہلی کا منتظم مقرر کیا۔ اور شجاع الدولہ کو خلعت دے کر اودھ اور الہٰ آباد کے صوبوں کا حاکم بنا کر خود قندھار چلا گیا۔[1]

شاہ عالم نے اپنی پست ہمتی اور کوتاہ نظری سے یہ زریں موقع کھو دیا اور دس برس کے بعد ۱۷۷۱ء کے آخر میں ۲۵ دسمبر ۱۷۷۱ء کو قلعہ دہلی میں داخل ہوا۔

اس کے بعد اس کے جانشینوں کے ہاتھ جو پیش آیا اس کا نقطہ عروج ۱۸۵۷ء کا انقلاب ہے۔ اگرچہ مغلیہ سلطنت اب برائے نام تھی لیکن انگریزوں نے اپنی ذہانت سے ہندوستان پر تسلّط کا کوئی موقع ہاتھ سے

---

[1] تاریخ ہندوستان ص ۳۰۹ ج ۹۔ دعوت و عزیمت ج ۵ ص ۳۲۰۔

جانے نہیں دیا۔ شاہ ولی اللہ کی وفات ۱۱۷۹ھ مطابق ۱۷۶۵ء میں ہوئی۔ اس وقت بادشاہ شاہ عالم کے پاس ملک میں صرف ایک صوبہ الٰہ آباد تھا۔ آمدنی میں صرف وہ روپیہ تھا جو انگریز پنشن دیتے تھے۔

پلاسی کی جنگ ۱۷۵۷ء میں انگریزوں نے سراج الدولہ کو شکست دے دی۔ اور ۲۳ اکتوبر ۱۷۶۴ء مطابق ۱۱۷۸ھ میں بکسر کے میدان میں شجاع الدولہ کو شکست دی۔

سرنگاپٹن کی جنگ ۱۷۹۹ء میں سلطان ٹیپو شہید کو میدان میں لڑتے ہوئے شہادت حاصل ہوئی۔

سلطان ٹیپو شہید کی نعش کو دیکھ کر جنرل پارس انگریز نے کہا کہ آج ہندوستان ہمارا ہے۔

سلطان ٹیپو شہید کے شہزادے

سلطان ٹیپو شہید (شہادت ۱۲۱۴ھ مطابق ۱۷۹۹ء) کے پوتے پٹنہ میں قیام پذیر تھے۔ اُن کی عمریں دس دس پندرہ پندرہ سال ہوں گی۔

حضرت سید احمد شہید کی تحریک جہاد

سید احمد شہید جب ۱۹ محرم ۱۲۳۷ھ ۱۸۲۱ء پٹنہ میں داخل ہوئے، دو ہفتے یہاں کے مدرسہ میں قیام رہا۔ اس دوران شہر اور قرب وجوار کے ہزاروں بندگانِ خدا نے فائدہ اٹھایا اور حاضر ہو کر فیض پایا اور بیعت

ہوئے۔

انگریز حاکم سے شیعہ کی شکایت

عظیم آباد پٹنا میں ۱۹ محرم ۱۲۳۷ھ مطابق ستمبر ۱۸۲۱ء کو جب سید احمد صاحب پہنچے تو بعض عظیم آباد پٹنہ کے شیعہ صاحبان نے انگریز حاکم سے جا کر کہا کہ یہ سیّد جو یہاں اتنے آدمیوں کے ساتھ آئے ہیں۔ ہم نے سنا ہے کہ اِن کی نیت جہاد کی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم انگریزوں سے جہاد کریں گے۔ لیکن انگریز حکمران نے اُن کی شکایت کو رد کر دیا۔ اور اُن کو تنبیہ کی کہ آئندہ شکایت نہ کریں۔

۳۰ ربیع الاوّل ۱۲۳۷ھ مطابق ۱۸۲۱ھ کو سلطان ٹیپو شہید کے پوتوں کو آپ کی آمد کا علم ہوا تو انہوں نے ملاقات کی خواہش کی۔ آپ اُن کے محلات میں گئے اور وہ ان کے بیعت ہوئے۔

مسلم حکومت کے زوال کے اسباب

- (۱) ۱۷۰۷ء مطابق ۱۱۱۸ھ میں سلطنت مغلیہ کے بادشاہ اورنگ زیب عالم گیر جن کی حکومت کابل سے لے کر پورے ہندوستان میں قائم تھی۔ انتقال کے بعد اُن کے نالائق بیٹے اور کمزور جانشین وسیع سلطنت کو سنبھال نہ سکے۔
- (۲) مرہٹوں نے دوبارہ سر اٹھایا۔

- (۳) پنجاب میں سکھوں نے شورش بپا کر دی۔
- (۴) دہلی اور آگرے کے درمیانی علاقوں میں جاٹوں نے بغاوت کر دی۔
- (۵) انگریزوں نے سازش سے بنگال، دکن اور اودھ کے صوبہ داروں نے نیم ریاستیں قائم کرلیں۔ اس سے مرکزی حکومت مزید کمزور ہو گئی اور اس کی آمدنی بھی گھسٹ گئی۔ ان حالات میں مغل بادشاہوں کے لیے دفاع کی خاطر بڑی فوج رکھنا مشکل ہو گیا۔
- مغل حکمرانوں کے مقابلے میں پرتگیزوں، انگریزوں اور فرانسیسیوں نے ساحلی علاقوں میں اپنے قدم جما لیے اور انگریزوں نے مقامی راجاؤں اور نوابوں کی باہمی آمیزش سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایسٹ انڈیا کمپنی کے ذریعے ایک بڑے علاقہ پر قبضہ کرلیا۔

مغلوں کے پاس بحری بیڑے نہ تھے۔ انگریزوں کے بحری بیڑے دنیا بھر کے سمندروں میں منڈلانے لگے۔

سکھ گروہ کی ابتداء

پندرھیوں صدی عیسوی میں گرو بابا نانک ۱۴۶۹ء مطابق ۸۷۴ھ میں سکھ پنجاب کا ایک مذہبی گروہ بنا۔

وہ نفس کشی اور اخلاقیات اور سچائی کی تعلیم دیتے تھے۔ اکبر بادشاہ ان کے مکان پر ان سے ملنے گیا تھا۔ اور بابا گرو نانک کو اُس نے ایک بڑی جاگیر بھی دی تھی۔ اور ۱۵۷۷ء میں انہیں ایک وسیع قطعہ اراضی عنایت کیا اور سکھوں کا روحانی مرکز تیار ہو گیا۔

۱۵۱۸ء میں گرو ارجن اپنے باپ کے جانشین ہوئے۔ انہوں نے سکھوں کو ایک فرقہ کی حیثیت سے منظم کیا۔

- سکھوں نے مئی ۱۷۱۰ء میں سرہند پر دھاوا بول دیا، لوٹ مار اور قتل وغارت گری کی۔

بہادر شاہ نے پنجاب کا رُخ کیا۔ شاہی فوجوں نے سکھوں کے لشکر کے سربراہ بندہ کو شکست دی۔ بندہ پہاڑیوں کی طرف نکل گیا۔

فرک سیر کی تخت نشینی کے بعد شاہی خاندان کی خانہ جنگی سے فائدہ اٹھا کر پھر شورش کی۔

احمد شاہ ابدال کے حملوں کی وجہ سے مغلیہ سلطنت کمزور ہو گئی۔ سکھوں نے دوبارہ طاقت پکڑ کر احمد شاہ ابدالی کے فرزند شاہزادہ تیمور جو کہ پنجاب کا حاکم تھا، جس نے امرتسر پر حملہ کر کے ہر مندر کو منہدم کر دیا تھا، یہاں سے نکال دیا۔ اور امرتسر پر قبضہ کر لیا۔

بلکہ لاہور پر بھی عارضی طور پر قبضہ کر لیا۔ اور اُن کے فوجی سردار جسّا سنگھ کلال نے اپنے نام کا سکہ بھی جاری کر دیا۔

لیکن رکھ با کے زیر کمان مرہٹوں کی آمد ۱۷۵۸ء پر وہ لاہور سے نکل گئے۔

- احمد شاہ ابدال نے پانچویں بار پنجاب کا رُخ کیا۔ پانی پت کی مشہور لڑائی جس نے مرہٹہ کی طاقت کی کمر توڑ دی۔ جوں ہی اُس نے پنچاب چھوڑا، سکھ پھر نکل آئے۔ اور انہوں نے دوبارہ سلطنت حاصل کرلی۔
- احمد شاہ پھر واپس آیا اور لدھیانہ میں ۱۷۶۲ء میں اس نے سکھوں کو شکست فاش دی، لیکن اُس کے واپس جانے کے بعد ۱۷۶۳ء میں سکھوں نے سرہند کو تاراج کر کے ویران کر دیا۔ اور ایک بار پھر لاہور پر قبضہ کر کے خالصہ حکومت کا اعلان کر دیا۔

سکھوں کی حکومتِ لاہور پر قبضہ کر کے قرب جوار کی متعدد ریاستوں اور منقسم مقامی حکومتوں کو جن پر کوئی حاکم اعلیٰ متعین نہیں تھا، اور مذہب کے سوا کوئی چیز مشترک نہیں تھی۔ تیس سال کی اس غیر مستقل صورت حال کے بعد پنجاب میں رنجیت سنگھ نے مخالف گروہوں کو ایک مضبوط سلطنت کی شکل میں متحد کر دیا۔ سکھوں کے مذہبی عقائد کی تطہیر بابا گرو نانک نے اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر کی تھی۔ لیکن حکومت وقت سے تصادم اور سیاسی عمل و ردّ عمل کے بے ضمیر چکر نے

اٹھارویں صدی عیسوی اور بارھویں صدی ہجری میں ایک دہشت انگیز طاقتوں میں ایک اور اضافہ کر دیا۔

اور مہاراجہ رنجیت سکھ کے دور حکومت لاہور خاص طور پر مساجد و مقابر کی بے حرمتی ہوئی، عبادات میں خلل ڈالا گیا۔ اور صورت حال جو پیدا ہوئی جس کی ترجمانی علامہ اقبال نے اپنے شعر میں کی ہے ؎

خالصہ شمشیر و قرآن را ببرُد
اندراں کشور مسلمانی بمرد

اس صورت حال کے خلاف تیرھویں صدی کے تقریباً وسط اور انیسویں صدی کے ثلث اوّل میں حضرت سید احمد شہید ۱۲۴۲ھ مطابق ۱۸۳۰ء اور مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۴۶ھ مطابق ۱۸۳۱ء نے جو حضرت شاہ ولی اللہ کے فرزند شاہ عبدالعزیز صاحب کے فیض یافتہ تھے۔ رنجیت سنگھ کی حکومت کے خلاف عَلم جہاد بلند کیا۔

جاٹ تحریک

جاٹ مرہٹوں کی طرح نہ کوئی منظم فرقہ تھے نہ سکھوں کی طرح مذہبی گروہ تھا۔

مغل سلطنت کی کمزوری، سیاسی انتشار اور عام آبادی کے عدم تحفظ کے احساس نے ان میں ایک طرح کی نسلی و جارحانہ تنظیم پیدا کر دی

تھی۔ اور وہ ایک تخریبی اور انتشار انگیز طاقت بن گئے تھے۔

جمنا کے جنوبی علاقہ آگرہ سے دہلی تک جاٹ آباد تھے، ان کی مشرقی سرحد چنبل تھی۔ اس علاقہ میں ان کی ہنگامہ آراہی کا یہ عالم تھا کہ مرکزی حکومت کی ناک میں دم آگیا تھا۔

۱۰۴۷ھ مطابق ۱۶۳۷ء میں متھرا کا فوج دار مرشد علی قلی خان جاٹوں سے لڑتا ہوا مارا گیا تھا۔ اورنگ زیب عالم گیر کی شمال ہندوستان سے غیر حاضری کا فائدہ اٹھا کر دو نئے جاٹ لیڈر راجہ دام اور رام جہرہ نے سر اٹھایا۔

- جب جاٹوں نے پرانی دہلی کو لوٹنا شروع کیا تو دہلی کے باشندے گھبراہٹ سے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے۔ ۱۷۶۵ء کے واقعات میں ہے کہ آگرہ کے قلعہ میں جاٹوں کا تسلّط تھا۔ دہلی سے ۱۰۰ میل پر جاٹوں کا عمل دخل تھا۔ جاٹوں نے آگرہ سے مرہٹہ سردار کو نکال دیا اور میوات پر قبضہ کر لیا۔
- انہوں نے دلّی کی سلطنت سے ایسی درخواستیں کر لی جن سے سلطنت کا نام بھی نہ رہے۔
- نجیب الدولہ حاکم دہلی نے حسن تدبیر سے بلوچوں کی مدد سے جاٹوں پر فتح حاصل کی۔
- راجہ سورج مل، نجیب اللہ کے مقابلہ میں دہلی کے قریب مارا گیا۔

اس کے بعد جاٹوں کی ریاست میں بہت جھگڑے برپا ہوئے۔ سورج مل کے دو بیٹے مارے گئے، تیسرا بیٹا رنجیت سنگھ راجہ ہوا۔

اس کے عہد میں جاٹوں کی ریاست کا بڑا عروج ہوا۔ جس علاقہ میں وہ فرمانروائی کرتے تھے، اس کے شمال میں اور جنوب مغرب میں آگرہ تھا۔ اس کی آمدنی دو کروڑ روپے تھی، جاٹوں کے پاس ساٹھ ہزار فوج تھی۔[1]

جاٹوں کی حکومت

ایک خط میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ دہلوی لکھتے ہیں:

اس کے بعد سورج مل کی شرکت ترقی پا گئی، دہلی سے دو کوسوں کے فاصلے سے لے کر آگرہ کے آخر تک طول میں اور میوات کے حدود سے فیروز آباد اور شکوہ آباد تک عرض میں سورج مل قابض ہو گیا۔ کسی کو طاقت نہیں کہ وہاں اذان و نماز جاری کر سکے۔[2]

مغلیہ سلطنت کا زوال

مغلیہ سلطنت کے ملازمین کی تعداد لاکھ سے اوپر تھی۔ جب خزانہ بادشاہ خالی ہو گیا، نقدی بھی موقوف ہو گئی، آخر کار سب ملازمین تتّر بتّر ہو گئے اور کاسہ گوائی ہاتھ میں لے لیا۔ سلطنت کا بجز نام کے اور کچھ باقی

[1] تاریخ ہندوستان از ذکاء اللہ ج ۹، ص ۳۱۶۔

[2] مکتوب بہ بعض سلاطین شاہ ولی اللہ ص ۱۵۔ از مرتبہ پروفیسر خلیل نظامی۔

نہ رہا۔[1]

زوالِ سلطنتِ مغلیہ کی صورت حال

اٹھارویں صدی کے وسط سے مغلیہ سلطنت کا زوال اس طرح شروع ہو گیا تھا کہ

- (۱) شمال مغرب میں سکھوں نے پنجاب پر قبضہ کر لیا۔
- (۲) شمال مشرق میں روہیلوں نے علاقوں پر قبضہ کر لیا۔
- (۳) جنوب میں مرہٹوں نے علاقوں پر قبضہ کر لیا۔
- (۴) مشرق میں انگریزوں نے علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ اور پورے ہندوستان پر چھانے کی کوششیں شروع کیں۔
- (۱) شمال مغرب میں سکھوں کا زور تھا۔

انہوں نے منظّم جتھے بنا کر غارتگری کا سلسلہ شروع کر دیا۔ شاہ عالم بہادر شاہ اوّل کے زمانہ میں سکھوں نے سرہند شریف پر یورش کرنے کے لیے دیوبند سہارنپور پر حملہ کر کے وہاں قبضہ کر لیا۔ پھر انہوں نے قلعہ جلال آباد مظفر نگر پر حملہ کیا۔ وہاں کے پٹھانوں نے شدید مقابلہ کیا، بالآخر سکھ وہاں سے ناکام لوٹ گئے۔

۱۷۷۵ء میں تارا سنگھ وغیرہ سکھوں نے دیوبند پر حملہ کیا۔ مہاراجہ

---

[1] مکتوب سیاسی شاہ ولی اللہ۔ پروفیسر خلیل احمد نظامی ص ۱۵۔

رنجیت سنگھ کو شاہ کابل نے صوبہ پنجاب کی حکومت عطا کی۔ یا لاہور کے مسلمانوں نے مدد دے کر بلا لیا تھا۔ قلعہ لاہور میں تخت پر ۱۳ صفر ۱۲۱۴ھ مطابق ۱۷ جولائی ۱۷۹۹ء قابض ہو گیا۔ اس طرح انگریز کے قبضہ سے پہلے پنجاب پر سکھوں کا قبضہ ہو گیا۔ اور مغلوں سے پنجاب کی حکومت نکل گئی۔

تحریکِ سیّد احمد شہید

پنجاب سے سِکھوں کی حکومت کے خاتمہ کے لیے حضرت سیّد احمد شہید اور سید اسمٰعیل شہید نے مسلح جدوجہد کے لیے سرحد کے علاقہ کو منتخب کیا اور مرکز بنایا۔ اور دورے کر کے پنجاب کے مسلمانوں کو سِکھوں سے آزادی حاصل کرنے کے لیے جہاد کا تصور دیا۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

سِکھوں کا دیوبند پر حملہ

۱۱۸۹ھ مطابق ۱۷۷۵ء میں سِکھوں کے ایک بڑے گروہ نے دیوبند پر قزاقانہ حملہ کیا۔ جن لوگوں نے مقابلہ کیا، اُن کے گھروں کو آگ لگا دی۔ اس حادثہ میں دیوبند کے کئی محلے جل کر راکھ کا ڈھیر بن گئے۔

۹ ربیع الاوّل ۱۱۸۹ھ مطابق ۱۷۷۵ء کو سِکھوں کے ایک لاکھ سوار و پیادوں نے دیوبند پر حملہ کیا۔ آبادی کا محاصرہ کر کے مکانوں کو لوٹ لیا اور پھر آگ لگا دی۔ اور گھروں میں نقد و زیور اور برتن وغیرہ کوئی چیز

نہیں چھوڑی۔

دیوبند کی تاریخ میں یہ قیامت خیز سانحہ ہے، مساجد تک منہدم کر دیں۔ مارچ ۱۸۰۵ء میں سِکھوں نے کاندھلہ، جھنجانہ اور تھانہ بھون ضلع مظفر گڑھ کے متمول قصبات میں سکھوں نے لوٹ مار کی۔ مگر وہاں مقابلہ میں انگریزوں کی فوج آگئی اور سکھوں کو شکست ہوئی۔ اس کے بعد سکھوں نے حملے موقوف کیے۔

تحریکِ آزادی ہند

سیّد احمد شہید (المولود ۱۲۰۱ھ مطابق ۱۷۸۶ء) نے جب دیکھا کہ ہندوستان میں کوئی ایسی جگہ نہیں جسے انگریزوں اور سکھوں کے خلاف مرکز بنا کر جہاد کیا جاتا۔ اس لیے آپ نے افغانستان کے قریبی حصہ صوبہ سرحد کو منتخب کیا۔

وہاں افغانستان اور بخارا، ترکی وغیرہ سے امداد حاصل کرنے کی توقع تھی۔ چناں چہ ۱۲۴۱ھ مطابق ۱۸۲۶ء میں قافلہ کے ساتھ وطن کو خیر آباد کہا اور آزاد قبائل میں مرکز بنانے کا ارادہ کیا۔ لیکن پنجاب پر سکھوں کا قبضہ تھا، پنجاب سے گزرنا مشکل تھا۔ اس لیے سندھ اور کابل سے دور دراز سفر کر کے بالاکوٹ صوبہ سرحد میں پہنچے۔ آزاد قبائل نے ۱۲۴۲ھ مطابق ۱۸۲۶ء کو بالاتفاق سیّد احمد شہید بریلوی کے ہاتھ پر بیعت کر کے

امیر المؤمنین قرار دے کر اُن کے ہاتھ پر خلافت اور جہاد کے لیے بیعت کی۔

اللہ تعالیٰ ان سب اکابرین کے بتلائے ہوئے عقیدہ اور نظریہ پر چلنے کی توفیق نصیب کریں اور اپنی رضا عطا فرمائیں۔

آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ سَلَّمْ۔

وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلاً وَّ اٰخِرًا وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَّ سَرْمَدًا

خادمِ اہل السنّت

عبد الوحید الحنفی چکوال

۲۳ رجب المرجب ۱۴۴۱ھ ۱۹ مارچ ۲۰۲۰ء بروز جمعرات

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید

النور مینجمنٹ
چکوال (پاکستان)
0334-8706701
www.alnoors.com
اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ
اور پرنٹنگ کے لیے، نیز ہر قسم کے اشتہارات
اور ایڈورٹائزنگ کے لیے رجوع کریں

صداقت اہلسنّت والجماعت پر
محققانہ شہرہ آفاق مطبوعات

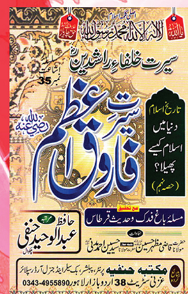

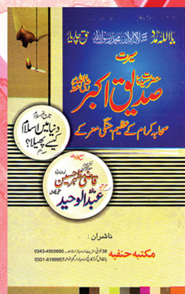

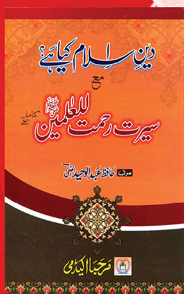

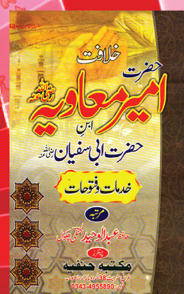

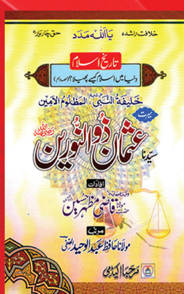

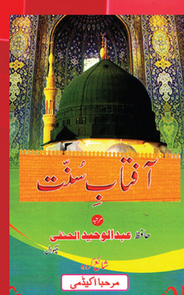

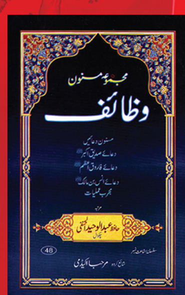

ہماری کتابیں آن لائن پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ
کرنے کے لیے ہماری ویب سائیٹ وِزٹ کریں:
www.alhanfi.com